

## Iqbal ki shayari mein khudi ka tasawwur

### B.A Part-II Urdu (Hons) Paper-IV

اقبال کی غزلوں میں خودی کا تصور اس حرکی قوت کا استعارہ ہے جو مشیت خاک کو آسمانوں کی سیر کرنے اور ستاروں پر کمندیں ڈالنے کا حوصلہ عطا کرتا ہے۔ اگرچہ اس تصور کی بسیط ترجمانی بیشتر ان کی نظموں میں ہوئی ہے لیکن غزلوں میں بھی اکثر ایسے اشعار نظر آتے ہیں جن میں اس تصور کو انسانی فضیلت کے سیاق میں پیش کیا گیا ہے۔ اقبال کی خودی کا تصور تو اس قدر بلند و بالا ہے کہ جس نے آدم کو فرشتوں سے بھی آگے لے جا کر خدا کے روبرو سوال و جواب کے لائق بنا دیا۔ جنت سے نکالے جانے کے واقعے کو سزا نہیں بلکہ جزا تصور کرتے ہوئے خدا کو بھی انتظار کرتا ہے لیکن یہ گفتگو اور لہجے کی بیباکی غیر مہذب یا طبیعت پر گراں نہیں گزرتی۔ مثلاً

بارغ بہشت سے مجھے حکم سفر دیا تھا کیوں  
کار جہاں دراز ہے اب میرا انتظار کر  
تو نے یہ کیا غضب کیا مجھ کو بھی فاش کر دیا  
میں ہی تو ایک راز تھاسینہ کائنات میں  
ہوئی نہ عام جہاں میں کبھی حکومت عشق  
سبب یہ ہے کہ محبت زمانہ ساز نہیں

اقبال کی غزلوں میں مضامین کی جدت و ندرت ان کے اس نظام فکر کو آشکار کرتی ہے جس میں حیات و کائنات کے متعلق ایک واضح تصور ملتا ہے اور اس تصور میں اگر کوئی چیز شرف و فضیلت کی حامل ہے تو وہ عظمت انسانی ہے۔ ایسا نہیں کہ اقبال سے قبل اردو غزل کا دامن اس قسم کے موضوع سے یکسر خالی رہا ہو لیکن جن شعرا کے یہاں اس قسم کے موضوعات ملتے ہیں ان کے یہاں حیات و کائنات کے متعلق ایسا واضح فکری نظام اکثر مفقود رہا ہے۔ اردو غزل کے طرز بیان کو کسی حد تک کلاسیکی شعری روایت سے مربوط رکھتے ہوئے اقبال نے موضوعی اعتبار سے اس کے خزینہ میں جو اضافہ کیا وہ ان کی فنکارانہ انفرادیت کو واضح کرتا ہے۔

اقبال کی شاعری حیات و کائنات کا احاطہ کرتی ہے جس میں ایسی ہمہ گیری ہے جو حب الوطنی کے جذبات سے ہم وطنوں کو گرماتی ہے تو فلسفہ خودی دے کر

ایک مردہ قوم میں نئی جان پھونکنے اور عقل و منطق کے ساتھ ساتھ عشق کی رہنمائی میں زندگی کا راز تلاش کرتی ہے۔ ان کی شاعری حرکت و عمل اور سخت  
کوشی کا درس دیتے ہوئے بنی نوع انسان اور ان پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہے جو حیات انسانی کا محور ہیں۔

**Dr. H M IMRAN**

Assistant Professor, Deptt, of Urdu, S.S College, Jehanabad

Mob: 9868606178

Email: imran305@gmail.com